فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ، ۱۰ احسان ۱۳۵۰ش، ۱۰ جون ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۳۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

دُنیا میں کوئی علم اور دقیقہ معرفت ایسا نہیں ہے جو دُعا کے بغیر ظہور میں آیا ہو

عارفوں کی دُعا آدابِ معرفت سے وابستہ ہوتی ہے اور محجوبوں کی دُعا غور و فکر اور طلب اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے

"جب ہم فکر کے ذریعہ سے یا کسی اور طریق جستجو کے ذریعہ سے کسی تدبیر اور علاج کو طلب کرتے ہیں یا اگر ہم طلب کرنے میں احسن طریق کا ملکہ نہ رکھتے ہوں یا اگر اس میں کامل نہ ہوں تو اس غور و فکر کے لئے کسی ڈاکٹر کو منتخب کرتے ہیں اور وہ ہمارے لئے اپنی فکر اور غور کے وسیلہ سے کوئی احسن طریق ہماری شفا کا سوچتا ہے تب اس کو قانونِ قدرت کی حد کے اندر کوئی طریق سوجھ جاتا ہے۔ جو کسی درجہ تک ہمارے لئے مفید ہوتا ہے۔ سو وہ طریق جو ذہن میں آتا ہے وہ درحقیقت اس خوض اور غور و فکر اور توجہ کا نتیجہ ہوتا ہے جس کو ہم دوسرے لفظوں میں دُعا کہہ سکتے ہیں کیونکہ فکر اور غور کے وقت جب کہ ہم ایک مخفی امر کی تلاش میں نہایت عمیق دریا میں اتر کر ہاتھ پیر مارتے ہیں تو ہم ایسی حالت میں بہ زبانِ حال اس اعلیٰ طاقت سے فیض طلب کرتے ہیں جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ غرض جب کہ ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدءِ فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پا کر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو درحقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔

اسی دُعا کے ذریعہ سے دُنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کُنجی دُعا ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا، ہمارا فکر کرنا اور ہمارا طلب امر مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دُعا ہی میں داخل ہیں۔

فرق صرف یہ ہے کہ عارفوں کی دعا آدابِ معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اور ان کی روح مبدءِ فیض کو شناخت کر کے بصیرت کے ساتھ اس کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور محجوبوں کی دُعا صرف ایک سرگردانی ہے جو فکر اور غور اور طلب اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔"

(ایام الصلح ص ۳ تا ۵)

اخبار احمدیہ

26

ربوہ ۹ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۸ احسان کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج دوپہر حضور کو کچھ وقت کے لئے دوران سر کی تکلیف ہو گئی۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ الحمد للہ"

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۹ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی رپورٹ مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے۔

میرے تایا جان محترم چوہدری احمد جان صاحب گردن کے مُہروں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور محترم چچا جان محمود احمد صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(ڈاکٹر فہمیدہ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایسے طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے کا امتحان دیا ہے یا دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت سلسلہ کیلئے وقف کی ہوئی ہے یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور مستقبل کے پروگرام کے بارہ میں ضروری کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

میرے والد ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں چار ماہ سے سخت علیل ہیں۔ پہلے یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال گلبرگ لاہور میں داخل رہے ہیں، اب وہاں سے گھر آ گئے ہیں۔ بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرماویں۔

(ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم تحریک

احباب کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس اہم تحریک کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ

"اب دوڑنے کا وقت آ گیا ہے پس میں چاہتا ہوں اور آپ سے بھی یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی میری اس دعا میں اپنی دعاؤں کو شامل کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ سامان پیدا کر دے کہ سال ڈیڑھ سال کے اندر کم از کم ۳۰ میڈیکل کلینک (مغربی افریقہ) ان ملکوں میں کھول دیئے جائیں۔"

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ۱۲ شہادت ۱۳۵۰ھش)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری، ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ر جون ۱۹۷۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتی سطح پر مابہ الامتیاز صفات کا ظہور

ہم قبل ازیں قرآن مجید کی رُو سے یہ واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن مومنوں کو جو تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر ہوتے ہیں ایک فرقان عطا کرتا ہے یعنی اسلامی تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے اور حسب استعداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اختیار کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انہیں بعض ایسی صفات سے متصف کر دیتا ہے جو ایسے مومنوں اور غیروں میں مابہ الامتیاز کا کام دیتی ہیں۔ اپنی اِن صفات کی وجہ سے وہ دنیا میں پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں۔

ہم نے قرآنِ مجید کی بعض آیات سے استنباط کر کے بتایا تھا کہ ایسے مومنوں کو خدا تعالیٰ کی دوستی حاصل ہوتی ہے یعنی وہ خود ان کا ولی اور متکفل ہوتا ہے دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ ان کی دعائیں بکثرت قبول کرتا ہے۔ "تیسرے یہ کہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف انہیں عطا کیا جاتا ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ خوف اور حزن سے آزاد کر دئے جاتے ہیں۔ پنجم یہ کہ ان کے لئے بہشتی زندگی کی بنیاد اسی دنیا میں پڑ جاتی ہے۔ یعنی وہ جس حال میں بھی ہوتے ہیں دم نقد بہشت میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِن صفات سے متصف ہونے کو فوزِ عظیم قرار دیا ہے۔

قرآن مجید کے اول مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ہی تھے اور انہیں آنحضورؐ کی عدیم النظیر قوت قدسی سے براہِ راست فیضیاب ہونے کا انمول موقع حاصل تھا اس لئے معدودے چند منافقوں کے سوا وہ سب کے سب اُن تمام صفات سے متصف تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور غیروں میں مابہ الامتیاز قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ خود ان کا ولی اور متکفل تھا۔ وہ ان کی دعائیں بکثرت قبول کرتا تھا۔ اور سچی خوابوں اور کشوف و الہامات کے ذریعہ ان پر غیب کی باتیں کھولتا تھا اور انہیں اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے نوازتا تھا۔ خوف و حزن سے وہ بالکل آزاد تھے اور ان کے لئے بہشتی زندگی اسی دنیا میں شروع ہو گئی تھی اسی لئے خدا تعالیٰ نے انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی بے نظیر سندِ قبولیت سے نوازا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کی عظیم الشان برکت کے طور پر بعد میں آنے والے بھی انہی صفات سے متصف ہوتے چلے گئے اس تمام عرصہ میں مسلمانوں کی غالب اکثریت ایسے ہی اعلیٰ درجہ کے مومنوں پر مشتمل تھی جو بحمد اللہ تعالیٰ اُن صفات سے متصف تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور غیر مومنوں میں مابہ الامتیاز قرار دیا ہے جب تک یہ صفات جماعتی سطح پر مسلمانوں میں قائم رہیں مسلمان اس دنیا میں بھی فوز عظیم سے ہمکنار ہوتے چلے گئے یعنی اسلام دنیا میں پھیلتا اور غالب آتا رہا اور اسے فتوحات پر فتوحات ملتی رہیں۔ لیکن جب مسلمانوں کی اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے خلافتِ راشدہ کا نظام قائم نہ رہا اور اس کی جگہ ملوکیت نے لے لی تو پھر جماعتی سطح پر اِن مابہ الامتیاز صفات کا اجراء اور تسلسل بھی ٹوٹ گیا۔ لیکن زندہ خدا، زندہ رسولؐ، زندہ کتاب اور زندہ مذہب کی انقلاب انگیز تاثیرات کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ اور ہر زمانہ میں انفرادی طور پر ان انقلاب انگیز تاثیرات سے فیضیاب ہو کر اپنی ہستی پر انقلاب وارد کرنے والے ایک دو نہیں ہزاروں کی تعداد میں پیدا ہوتے اور دنیا میں اپنی روشنی پھیلاتے رہے اور دُنیا کو ہر زمانہ میں اس بات کا زندہ و تابندہ ثبوت ملتا رہا کہ زندہ مذہب یعنی اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہے، اور اس کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے اور یہ کہ زندہ خدا، زندہ رسولؐ، زندہ کتاب اور زندہ مذہب کی پاک اور انقلاب انگیز تاثیرات کبھی ختم نہیں ہو سکتیں، ان کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ چنانچہ سید عبدالقادر جیلانی اور ابوالحسن خرقانی اور ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن عربی اور ذوالنون مصری اور گنج بخش علی ہجویری اور معین الدین چشتی اجمیری، اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاکپٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شیخ احمد سرہندی اور شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ایسے پاک باز بزرگ اور انہی کی طرح دوسرے ہزارہا اولیاء اللہ مختلف زمانوں میں ایسے پیدا ہوئے جنہیں قرآن مجید کا موعودہ فرقان حاصل تھا یعنی یہ سب بزرگ اُن تمام صفات سے پوری طرح متصف تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور غیروں میں مابہ الامتیاز قرار دیا ہے۔

ان سب بزرگوں نے مابہ الامتیاز صفات سے متصف ہونے کے باعث دُنیا کو کچھ کم فیض نہیں پہنچایا۔ لیکن خلافت علی منہاج النبوۃ کے باقی نہ رہنے کی وجہ سے جماعتی سطح پر مومنوں کے ان صفات سے متصف ہونے کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا یعنی ایسی صورت پیدا نہ ہو سکی کہ بیک وقت مومنوں کی غالب اکثریت اِن صفات سے متصف ہوتی۔ اسی لئے دُنیا بھر میں اسلام کو وہ پہلی سی عظمت و شوکت حاصل نہ ہو سکی تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب از سر نو ایسا ہونا آخری زمانہ میں بعثت مسیح موعود کے وقت مقدر تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے دنیا میں مبعوث ہو کر جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا اس کا ایک درخشاں اور تابندہ پہلو یہ ہے کہ آپ نے اپنے متبعین کو جماعتی سطح پر مابہ الامتیاز صفات سے متصف کر دکھایا اور پھر خدا تعالیٰ نے آپ کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ کو از سر نو قائم فرما کر جماعتی سطح پر ان صفات کے حامل لوگوں کے پیدا ہوتے چلے جانے کا انتظام فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ کے ذریعہ دُنیا کے ہر کونہ اور گوشہ میں اسلام کو سر بلندی حاصل ہو رہی ہے اور اسلام دیگر ادیان کو شکست دیتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے حتیٰ کہ مغرب کے بڑے بڑے مفکر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کوئی عجب نہیں کہ اسلام ساری دُنیا میں غالب آ جائے اور دُنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے ماتحت یہ کارنامہ کس شان سے انجام دیا ہم اس پر آئندہ کسی شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

قول و فعل کا تضاد اور اس کا انجام

اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے (اس امر کو) از حد ناپسند فرماتا ہے کہ ایک شخص دوسروں کو تو نیکی کی تلقین کرے لیکن خود اس پر عمل کرنے سے غافل رہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اسی لئے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ وہ دوسروں کو تو نیکی کی تلقین کرتے تھے لیکن اس پر خود عمل پیرا ہونا چنداں ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا "کیا تم دوسرے لوگوں کو تو نیکی کرنے کے لئے کہتے ہو لیکن اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو (یعنی خود اس پر عمل نہیں کرتے) حالانکہ تم کتاب (یعنی تورات) پڑھتے ہو۔ پھر بھی کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔" (البقرہ آیت ۴۵)

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قول اور فعل کے تضاد سے بچنے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے چنانچہ فرمایا "اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں خدا کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ ہے۔" (الصف آیات ۳ و ۴)

قول و فعل میں تضاد پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے کیا مراد ہے؟ یعنی اس بنا پر انسان کو کس انجام سے دوچار ہونا پڑیگا؟ اس کا اندازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت زید بن حارثہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو آگ میں ڈالا جائیگا اس کے پیٹ میں سے انتڑیاں نکل پڑیں گی اور وہ ان کے ساتھ اس طرح پھریگا جس طرح گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے دوزخی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلانے تجھے کیا ہوا؟ کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا وہ جواب دے گا کہ ہاں میں لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اسی طرح میں لوگوں کو برائی سے منع کرتا تھا اور خود برا کام کر لیا کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

اس سے ظاہر ہے کہ قول و فعل میں تضاد کا انجام نہایت ہولناک ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی کی تلقین کے ساتھ ساتھ خود بھی اس پر عمل پیرا رہنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہمارے قول و فعل میں ہمیشہ مطابقت رہے۔

دوزخ کی آگ سے دور رکھنے والی نیکی

اللہ تعالیٰ نے جہاں مومنوں کو باہم ایک دوسرے سے محبت کا سلوک روا رکھنے کا حکم دیا ہے وہاں بلا وجہ ایک دوسرے کو ایذا دینے سے بھی سختی سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی قصور کیا ہو تکلیف دیتے ہیں ان لوگوں نے خطرناک جھوٹ اور کھلے کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اُوپر اٹھا لیا ہے۔ (الاحزاب آیت ۵۹)

اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس خطرناک جھوٹ اور کھلے کھلے گناہ کے بوجھ سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ دوزخ کی آگ سے دور رکھا جائے اور جنت میں داخل ہو تو چاہیئے کہ اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہ برتاؤ کرے جو وہ چاہتا ہے کہ خود اس سے کیا جائے۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایذا دہی کے گناہ سے بچنے کا گُر یہ بیان فرمایا ہے کہ مومن دوسرے مومنوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو وہ چاہتا ہے کہ دوسرے اس کے ساتھ کریں۔ کون چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ اسے ایذا پہنچائیں اور تکلیف دیں۔ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک ایسی نیکی ہے جو انسان کو دوزخ کی آگ سے دور رکھنے والی اور جنّت میں لے جانے والی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ دوسروں کو دُکھ پہنچانے کا انجام بہت ہولناک ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان جنّت سے محروم کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کی آگ اسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

اپنے قدموں کو تیز کرو اور تیز کرو اور تیز کرو اور پھر دیکھو خدا تعالیٰ کی نصرت کس طرح تمہارے شامل حال ہو کر تمہیں کامیاب کرتی ہے

مایوسی کو قریب نہ آنے دو اور خدائی وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے قربانیوں کے معیار کو بلند کرتے چلے جاؤ

یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم کامیاب نہ ہوں اور غالب نہ آئیں اسلام کا غلبہ ضرور اور ضرور ہمارے ذریعہ ہی مقدر ہے

مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کے سالانہ اجتماع سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پُر اثر خطاب

محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ۲ مئی کو مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بہت پُر زور و پُر اثر الفاظ میں نصیحت فرمائی کہ وہ اس بات سے ہرگز مایوس نہ ہوں اور مایوسی کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیں کہ عالمگیر بنیادوں پر جماعت کی ہمہ جہتی ترقی کے باوجود اسلام کا غلبہ ابھی اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوا ہے کہ دنیا کی غالب اکثریت نے اسے دین حق کے طور پر قبول کر لیا ہو۔ آپ نے فرمایا ہمیں خدائی وعدوں پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہوئے غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیئے اور اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانا چاہیئے۔

آپ نے اس امر کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ واضح کرتے ہوئے کہ جلالی سلسلوں کے مقابلہ میں جمالی سلسلے بتدریج ترقی کے منازل طے کر کے اپنے اصل مقصد میں کامیاب ہوا کرتے ہیں بتایا کہ جمالی سلسلہ ہونے کے باعث جماعت احمدیہ کی ترقی بھی رفتہ رفتہ اور بتدریج ہونی مقدر ہے۔ آپ نے فرمایا مایوسی کو قریب نہ آنے دو اور غلبہ و نصرت کے خدائی وعدوں پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہوئے قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر اور اپنے قدموں کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جاؤ اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی نصرت کس طرح تمہارے شامل حال ہوتی اور تمہیں تمہارے مقصد سے قریب سے قریب تر کرتی چلی جاتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم کامیاب نہ ہوں اور غالب نہ آئیں۔ اسلام دنیا پر غالب آئے گا اور ضرور آئے گا اور آئے گا بھی ہمارے ہی ذریعہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کا یہ سالانہ اجتماع یکم اور ۲ مئی کو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں منعقد ہوا اور اس میں حضرت صدر محترم نے بھی محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید کی معیت میں شرکت فرمائی تھی۔ علاوہ ازیں آپ کے سیکرٹری مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھی اس سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔

اجتماع کا افتتاح اور مختصر روداد

مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کے سالانہ اجتماع کا افتتاح یکم مئی کو ساڑھے پانچ بجے عمل میں آیا۔ پہلے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ مقیم پشاور نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہٗ حضرت صدر محترم نے انصار اللہ سے ان کا عہد دہرایا اور پھر ایک ایمان افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

افتتاحی تقریر

افتتاحی خطاب میں حضرت صدر محترم نے واضح فرمایا:۔ "۔۔۔۔۔۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارے سامنے ایک بہت بڑا مقصد ہے یہ مقصد اتنا عظیم ہے کہ ہمیں پہاڑوں سے بھی بلند تر مقام پر پہنچنا ہے وہ عظیم اور بلند تر مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ جتنا عظیم یہ مقصد ہے اسے حاصل کرنے کے سلسلہ میں اتنی ہی عظیم ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ بعد ازاں آپ نے جماعت میں ذیلی تنظیموں کے قیام کی غرض واضح کرتے ہوئے بتایا کہ ان تنظیموں کا مقصد یہ ہے کہ جماعت کے ہر عمر کے افراد اپنی اپنی تنظیموں کے ساتھ منسلک ہو کر ایک Intensive پروگرام کے ماتحت تربیت حاصل کریں۔ اطفال اپنی تنظیم میں تربیت حاصل کریں، خدام اپنی تنظیم میں تربیت حاصل کریں، انصار اپنی تنظیم میں تربیت حاصل کریں، اور اس طرح زندگی میں کوئی مرحلہ ایسا نہ آئے کہ ہم تربیت نہ حاصل کر رہے ہوں اس Intensive تربیت کا مقصد یہی ہے کہ ہم سب مل کر آئندہ آنیوالے بوجھ اٹھا سکیں اور غلبۂ اسلام کے extensive یعنی وسیع تر پروگرام کو کامیابی سے چلا کر اس عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کر سکیں۔"

ذیلی تنظیموں کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد حضرت صدر محترم نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں انصار کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے اس ضمن میں ایک دوسرے کو بیدار کرتے اپنے ٹھوس رفاہی کاموں کے ذریعہ اپنی فعال تنظیم کے وجود کو از خود دوسروں سے تسلیم کرانے، عمر کے اس آخری حصہ میں ہر آن اپنے نفسوں کا محاسبہ کر کے تلافی مافات کی بھرپور کوشش کرنے اور آئندہ نسلوں کی تربیت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنے پر خاص زور دیا اور ان سب امور پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے تدبیر اور دعا کے باہمی تعلق کو واضح کر کے تدابیر کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر خاص زور دینے کی طرف توجہ دلائی۔

علماء سلسلہ کی تقاریر

اجتماع میں دو روز کے دوران مجموعی طور پر پانچ اجلاس منعقد ہوئے۔ دو اجلاس یکم مئی کو اور تین اجلاس ۲ مئی کو۔ ان میں مرکزی نمائندگان مکرم مولانا ابو العطاء صاحب، مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کے علاوہ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ سرحد نے اہم تربیتی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ یکم اور ۲ مئی کی درمیانی رات نماز تہجد ادا کی گئی۔ نیز قرآن مجید، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درس ہوئے۔ ۲ مئی کو اجلاس چہارم میں تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ اس میں مکرم مولوی عبدالسلام خان صاحب اول قرار پائے۔ مکرم میاں عبدالحی صاحب اور مکرم مرزا خورشید عالم صاحب دوم رہے اور تیسری پوزیشن مکرم مرزا عبدالحفیظ صاحب نوشہرہ نے حاصل کی۔

حضرت صدر محترم کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

۲ مئی کو اجتماع کے پانچویں اور آخری اجلاس میں حضرت صدر محترم نے انصار کو ایک بہت پُر اثر اختتامی خطاب سے نوازا۔ اپنے خطاب کے پہلے حصہ میں آپ نے خاص ان انصار کو مخاطب فرمایا جو علاقہ سرحد کے اصلی باشندے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے لیکر موجودہ زمانہ تک صوبہ سرحد میں احمدیت کی ترقی کا مختصر جائزہ پیش کر کے بتایا کہ اس علاقہ میں ابتدائی زمانہ کی حیران کن ترقی کے بعد (جس میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجاہدانہ کوششوں کا بہت دخل تھا) جماعت کا قدم آگے کی طرف بڑھنے کی بجائے کسی قدر پیچھے کی طرف اٹھا ہے اور یہ امر بہت فکر انگیز اور قابل تشویش ہے۔ آخر میں آپ نے انہیں اپنی خامیاں اور کمزوریاں دور کر کے دوسروں کو راہ راست پر لانے اور انہیں ہدایت کا راستہ دکھانے کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ دل میں اسلام کا درد ہو۔ ایک دردمند دل والا اور صافی دل والا انسان وہ کچھ کر سکتا ہے جو لاکھوں اور کروڑوں انسان بھی نہیں کر سکتے اگر دل میں درد ہو اور حصول مقصد کی لگن جنون کی حد تک پہنچی ہوئی ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس علاقہ سے تعلق رکھنے والے ہمارے انصار بھائی تعداد میں تھوڑے ہونے کے باوجود اثر نہ پیدا کر سکیں اور ان کی اکیلی آواز جو آج دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلتی چلی جا رہی ہے اپنے علاقہ میں نہ پھیلا سکیں۔ اس کے لئے ضرورت ہے درد دل اور جنون کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اور کیا خوب فرمایا ہے ؎

اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

تقریر کے دوسرے حصہ میں حضرت صدر محترم نے صوبہ سرحد میں بود و باش رکھنے والے بیک وقت سارے ہی انصار کو مخاطب کرتے ہوئے مایوسی کو اپنے قریب نہ آنے دینے کی پر زور تلقین فرمائی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ مایوسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان میں بعض ایسی خرابیاں پیدا کر دیتی ہے کہ وہ اپنے اصل مقصد سے ہٹ جاتا یا غافل ہو جاتا ہے۔ نیز مایوسی کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مایوسی یا عدم علم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یا کمزوریٔ ایمان کی وجہ سے اس لئے ہمیں اپنے علم کو وسیع سے وسیع تر اور ایمان کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں کوشاں رہنا چاہیئے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر قریباً ۸۲ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور عالمگیر بنیادوں پر جماعت کی ہمہ جہتی ترقی کے باوجود اسلام کا غلبہ ابھی اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوا ہے کہ دنیا کی غالب اکثریت نے اسے دین حق کے طور پر قبول کر لیا ہو۔ اس بارہ میں ہم میں سے کسی کو یہ شبہ ہرگز نہیں گذرنا چاہیئے کہ یہ موعودہ غلبہ کب ظاہر ہوگا اور کس طرح ہوگا۔ یہ ایک مایوسی کا خیال ہے ہمیں اس خیال کو اپنے قریب نہیں پھٹکنے دینا چاہیئے۔ بلکہ خدائی وعدوں پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہوئے غلبہ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیئے۔ اگر ہم تاریخ انبیاء پر غور کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی سنت کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے انبیاء کرام علیہم السلام میں دو قسم کے سلسلے نظر آتے ہیں۔ ایک جلالی سلسلہ اور دوسرا جمالی سلسلہ جلالی سلسلہ میں خدائی تقدیریں جلد جلد حرکت میں آتی ہیں اور دنوں کو مسخر کرتی چلی جاتی ہیں۔ برخلاف اس کے جمالی سلسلوں میں ترقی ہمیشہ رفتہ رفتہ اور تدریجی طور پر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور جلیل القدر فرزند کی حیثیت سے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ کا سلسلہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے بموجب جمالی سلسلہ ہے اس لئے ہماری ترقی رفتہ رفتہ اور تدریجی طور پر ہونی مقدر ہے اس سے ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ نسلاً بعد نسلٍ اسی طرح قربانیاں دیتے چلے جانا چاہیئے جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متبعین نے نسلاً بعد نسلٍ نہایت صبر آزما حالات میں سے گزر کر قربانیاں دیں اور بالآخر کامیابی حاصل کی۔ ان حالات میں کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم گھبرا جائیں یا مایوس ہوں یا ہمت ہار دیں یا رک جائیں یا غافل اور سست ہو جائیں۔ ان حالات میں جب کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر ہم ایک قدم خدا کی راہ میں آگے بڑھاتے ہیں تو خدا دوڑتا ہوا ہماری طرف آتا ہے ہمارے لئے تو کسی قسم کی مایوسی یا گھبراہٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہونا چاہیئے میں اپنے دوستوں کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے قدموں کو تیز کرو اور تیز کرو اور تیز کرو اور پھر دیکھو خدا کی نصرت کس طرح تمہارے شامل حال ہوتی ہے اور کس طرح تم اپنے مقصد کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جاتے ہو۔ ایک ایسی جماعت کو کیا فکر ہو سکتی ہے اور کسی قسم کی گھبراہٹ کیونکر اس کے قریب پھٹک سکتی ہے جس کے ساتھ خدا ہے اور جسے خدا تعالیٰ نے ترقی اور غلبہ کے عظیم الشان وعدوں سے نوازا ہے اور وہ نہایت مخالف حالات میں بھی اپنے وعدوں کو درجہ بدرجہ پورا کرتا چلا آرہا ہے۔

آخر میں حضرت صدر محترم نے فرمایا درمیان میں ابتلاء آئیں گے۔ روکیں پیدا ہوں گی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہمیں قربانیاں بھی دینی پڑیں گی۔ اپنی جانوں کی بھی۔ اپنے اوقات کی بھی۔ اپنی استعدادوں کی بھی۔ مالوں کی بھی۔ اور اپنی اولادوں کی بھی لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم کامیاب نہ ہوں اور غالب نہ آئیں۔ اسلام کا غلبہ ہمارے ذریعہ ہی مقدر ہے۔ اسلام غالب آکے رہے گا اور ضرور آئے گا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ اگر ہم نہیں تو ہماری اولادیں اس غلبہ کو دیکھ لیں گی۔

اجتماع دو مئی کو ساڑھے بارہ بجے دوپہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اسی روز ۵ بجے شام صدر محترم کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں بعض احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔

وقف عارضی کے متعلق چند تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی کے ماتحت مختلف جماعتوں میں عرصہ وقف گزارنے والے احباب اپنی رپورٹوں کے ساتھ اپنے بعض تاثرات بھی درج کر دیتے ہیں۔ ان کے پڑھنے سے دوسرے احباب کو جو ابھی تک اس پاک تحریک میں حصہ نہیں لے سکے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس تحریک کی کتنی روحانی برکات ہیں۔ تازہ ترین رپورٹوں میں سے چند اقتباس درج ذیل ہیں۔

۱۔ مکرم بوٹے مخدوم صاحب سیالکوٹ میں وقف عارضی کا فریضہ ادا کرتے ہوئے اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

وقف عارضی کا سب سے بڑا فائدہ میری ذات کو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد کی توفیق ملتی ہے۔ دعاؤں کی توفیق ملتی ہے۔ کھانا خود پکاتا ہوں اور سب سے بڑی بات یہ ہے جو میرے لئے بہت اہم ہے وہ دنیاوی تکبر کے بت کا ٹوٹنا ہے وہ یوں کہ میں یہاں انکم ٹیکس آفیسر رہا ہوں وقف عارضی میں یہاں کی تعیناتی اور پھر اس کی ٹریننگ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بت ٹوٹا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رضا کی جنت کی جنتوں سے نوازے۔"

۲۔ مکرم ظفر اقبال صاحب و مکرم ملک منظور احمد صاحب لکھتے ہیں۔

"حضور پُر نور! یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس مبارک تحریک پر عمل کر کے ہمیں آپ کے لئے اور اپنے لئے دیگر احمدی احباب کے لئے اور اپنے لئے دعائیں کرنے کا خاص موقع ملا۔ بلاشبہ یہ تحریک بہت ہی بابرکت ہے۔"

۳۔ ملک سعید احمد صاحب آف نواب شاہ سندھ تحریر فرماتے ہیں۔

"خاکسار وقف کے شروع سے لے کر وقف کے اختتام تک اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کر رہا ہے اور وقف کے ایام میں ایک دلی سکون حاصل ہوتا رہا ہے۔ تہجد پڑھنے کا موقع نصیب ہوتا رہا۔ اکثر قرآن مجید پڑھنے سے لطف حاصل ہوتا رہا ہے نماز مغرب کے بعد ملفوظات کا درس ہوتا تھا۔ تو ایک نمایاں لطف محسوس ہوتا تھا۔ بعد نماز فجر قرآن شریف کے درس پر جو لطف آتا تھا۔ اس کے متعلق کچھ بیان کرنا مشکل ہے دل چاہتا ہے کہ اس مبارک تحریک میں ہمیشہ حصہ لیا جاتا رہے۔

یہ ایک مبارک تحریک ہے جماعتوں کی اصلاح کے علاوہ عارضی وقف والے کی نمایاں اصلاح ہوتی ہے۔ حضور اقدس دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل سے اسلام اور احمدیت کی مزید حقیقی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماسکے۔"

۴۔ مکرم مقبول احمد صاحب و عبدالخالق صاحب فریضہ وقف عارضی ادا کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"سبحان اللہ تحریک وقف عارضی جاری کر کے حضور نے جماعت احمدیہ پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ اس تحریک سے بےشمار اور ان گنت برکات واقفین اور جماعت متعلقہ کو ملتی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے فی الواقعہ یہ خدائی تحریک ہے جو واقفین اور جماعت میں نئی روح پھونک دیتی ہے۔"

۵۔ مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب سانگلہ ہل دو ہفتے تک تخت ہزارہ میں وقف عارضی کا کام کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

"حضور پُرنور کی یہ تحریک بڑی ہی بابرکت ہے۔ روحانیت کو بےحد فائدہ ہوا اور دماغ کو جلا حاصل ہوا ہے علم بھی بڑھا ہے اور سکون حاصل ہوا ہے۔ شدائد و تکالیف کی برداشت کا جذبہ حاصل ہوا ہے اپنے اور غیر ممالک میں مبلغین کرام کے حق میں دعائیں کرنے کی توفیق ملی ہے یہ لوگ واقعی بڑے خوش قسمت ہیں۔ ان کی قربانیاں بحد قابل قدر لائق تحسین ہیں۔ جنہیں محسوس کر کے رشک آتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔"

۶۔ مکرم مستری بشیر احمد صاحب سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ لکھتے ہیں۔

"جماعت قمر آباد خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال جماعت ہے۔ اسے دیکھ کر دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ خدا کرے سب جماعتیں ایسی ہوں۔ خاکسار تو کوئی خاص خدمت نہیں کر سکا۔ مگر خاکسار کو اس قیام میں بہت فائدہ ہوا ہے۔ شب و روز کے درس و تدریس اور نیز بہ کثرت مطالعہ کتب سے جو فائدہ ملا ہے وہ اس پاک تحریک کی برکت سے ہی ہو سکتا ہے ورنہ دنیاوی دھندوں میں انسان کو کب یہ موقعہ ملتا ہے۔ جماعت قمر آباد میں سب تنظیمیں اپنا کام باقاعدہ کر رہی ہیں اور اس کے علاوہ نمازوں کی پانچ دفعہ حاضری نام بنام لی جا رہی ہے۔

۷۔ محترمہ فتح بی بی صاحبہ بنت رائے خیر محمد صاحب ننکلا چک سرگودھا لکھتی ہیں۔

"میں نے حسب استطاعت یہاں پر مستورات جماعت کو نماز پنجگانہ کی ہدایت اور قرآن کریم ناظرہ کی طرف توجہ دلائی۔ لازمی چندہ جات کی ہدایت کی اور قرآن شریف کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تلقین کی حقیقت میں ان بابرکت ایام میں اطاعت امام کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح نفس دعاؤں میں حصہ لینے اور کلام پاک پڑھنے اور پڑھانے میں نہایت ذوق و شوق

محترم مکرم مولانا چراغ الدین صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت

مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نظارت اصلاح و ارشاد کے کارکن مربیان میں سے ہیں حال ہی میں مولانا موصوف کو اپنی اہلیہ محترمہ کی مفارقت کا صدمہ پہنچا ہے موصوفہ کی وفات راولپنڈی ہسپتال میں ہوئی مولانا اور ان کے برسرِ روزگار بیٹے بشیر الدین صاحب نے مرحومہ کے علاج معالجہ میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی قابل ڈاکٹروں نے اپریشن کیا اور ہر ممکن تدبیر کی۔ مگر خدائی تدبیر غالب آئی مرحومہ موصیہ تھیں نعش تدفین کیلئے ربوہ لائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں

مولانا موصوف اور آپ کے خاندان کو جو صدمہ مرحومہ کی وفات سے ہوا ہے نظارت اصلاح و ارشاد اور دفتر کا عملہ اور تمام مربیان سب ان کے غم میں شریک ہیں اور مرحومہ کے درجات عالیہ کی دعا کرتے ہیں اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا۔

اے خدا برتربتِ او ابرِ رحمت ہا بباری ❊ داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتی کلاس کے نمائندگان کا اجتماعی وقار عمل اور کھیلوں کا پروگرام

اٹھارہویں مرکزی تربیتی کلاس کے نمائندگان کا اجتماعی وقار عمل مورخہ ۴ احسان (جون) منایا گیا۔ وقار عمل صبح ۵ بجے سے ۷ بجے تک جاری رہا۔ وقار عمل میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سامنے پہاڑی کے پاس خالی جگہ کو درست کرنا تھا اس جگہ کی کھدائی کر کے اسے ہموار کرنا تھا۔ اور اس کی مٹی کو مرکزی دفتر سے ملحقہ کچی سڑک پر ڈالنا تھا۔ وقار عمل سے قبل خالی جگہ ٹریکٹر چلا کر جگہ کو کھدائی کے لئے نرم کیا گیا۔

نماز فجر کے بعد خدام کو دو رویہ قطار میں کھڑا کیا گیا۔ اس طرح سے ہر قطار مٹی کی تگاریاں سڑک پر بچھا رہی تھی۔ یاد رہے تعمیر سڑک کے لئے مٹی ۲۰۰ فٹ کچی دور فاصلہ سے کھود کر لائی گئی۔ کچھ خدام کھدائی کر رہے تھے۔ اور مٹی کی تگاریاں بھر رہے تھے۔ کچھ خدام خالی تگاریاں واپس لا رہے تھے۔ اس دو گھنٹہ کے وقار عمل میں خدام نے تقریباً ۴۰×۲۰×۱ (۸۰۰ مکعب فٹ) کی کھدائی کی اور اس طرح ۴۰×۲۰×۱ (۸۰۰ مکعب فٹ) مٹی کچی سڑک پر ڈالی گئی۔ اس وقار عمل میں ۲۰۰ طالب علموں نے حصہ لیا اور اوسطاً ۴ مکعب فٹ مٹی ہر طالب علم نے ڈالی۔

خدام نے یہ وقار عمل نہایت ذوق و شوق سے منایا۔ دوران وقار عمل خدام نے یہ ثابت کر دکھایا کہ حضرت المصلح موعود رضی اللہ کے ارشاد کے ماتحت کسی بھی جائز کام کو ہاتھ سے کرنا حقیر نہیں سمجھتے۔

وقار عمل کے بعد محترم صدر صاحب نے خدام کو زریں ہدایات سے نوازا اور تلقین فرمائی کہ وہ اپنے اپنے شہر اور گاؤں میں جا کر اسی طرح سے وقار عمل کے کام کریں۔ کیونکہ ہر جگہ اس قسم کے کام کی گنجائش موجود ہے۔ کہیں راستے خراب ہیں اور مرمت طلب ہیں۔ کہیں گڑھے ہیں۔ جن میں پانی اکٹھا ہو جاتا ہے اور ملیریا کا باعث بن رہا ہے۔ کہیں نالیوں کا نظام موجود نہیں۔ اور اس کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے عہد دہرایا اور دعا کے بعد وقار عمل ختم ہوا۔ نیز روزانہ بعد نماز عصر اجتماعی کھیلوں کبڈی، فٹ بال، والی بال، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس کا پروگرام ہوتا ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہوشیار سپاہی بن کر اپنے محبوب امام کی دعائیں حاصل کیجئے

جملہ مخلصین جماعت جو اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے اپنے عزیز اموال کو خرچ کرتے ہیں اور اپنے ماحول میں دیگر افراد جماعت کو بھی اس صدقہ جاریہ میں شامل کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ تمام مجاہدین سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسب ذیل بابرکت دعا کے مستحق ہیں۔ حضور انور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہماری مدد فرمائے اور ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے ذاتی فرائض کو ادا کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کو بھی اٹھانے اور ان کو بیدار کرنے کا باعث ہو تا کہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے بیدار اور ہوشیار سپاہیوں کی صورت میں پیش ہوں۔ مردار اور بے کار لوگوں کی صورت میں پیش نہ ہوں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ امۃ الرحمن صاحبہ محلہ دارالرحمت وسطی مکان ۱/۱۵ نزد غلہ منڈی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند عنایت حسن خان صاحب کا انتقال ہو چکا ہے مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ ۱۳/۱۶ ب میں مبلغ ۲۹۸/- روپے جمع ہیں۔ یہ رقم مجھے دلائے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے

(۱) طاہر احمد خان۔ (۲) محمد احمد خان۔ (۳) ناصرہ بیگم۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

ہفتہ تربیت زیر انتظام مجلس انصار اللہ ہر مجلس جون کے آخری ہفتہ میں منایا جائے

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں ماہ احسان/جون کے آخری ہفتہ مورخہ ۲۵ جون سے شروع ہو کر ۳۰ جون تک کے ایام میں منایا جائے گا اس ہفتہ تربیت میں مقررہ مضامین پر مختصر تقاریر کا انتظام جملہ مجالس انصار اللہ اپنے اپنے مقام میں کریں اور جماعت کے جملہ افراد کو اس میں شمولیت کی خصوصی تحریک دی جائے تا سب افراد جماعت ان امور سے پوری آگاہی حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان امور کے مطابق بہتر سے بہتر بنانے اور سنوارنے کی کوشش کر سکیں۔

مندرجہ ذیل مضامین ہفتہ تربیت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ معاملات کی صفائی ۲۔ غریب پروری ۳۔ سادگی ۴۔ اطاعت ۵۔ ظاہری صفائی و طہارت ——— قیادت تربیت جلد ہی ضروری نوٹس ان مضامین کے طبع کروا کر مقامی مجالس کو بھجوانے کا بھی انتظام کر رہی ہے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۵ اپریل روز اتوار عزیزم چوہدری حنیف احمد باجوہ صاحب کی قیام گاہ ۵-۹۲۷/۶-G اسلام آباد پر عزیزہ ناصرہ باجوہ بنت محترم میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ امام احمدیہ مسجد لنڈن کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم کیپٹن چوہدری اللہ اکبر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی دین محمد شاہد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع راولپنڈی نے کیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ محترم برادرم شریف احمد صاحب باجوہ لنڈن میں اپنی دینی مصروفیات کے باعث اس مبارک تقریب میں شمولیت نہ فرما سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور انکو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

۲۔ میرے فرزند اکبر عزیزم ڈاکٹر نصیر محمود راجہ مقیم امریکہ کا نکاح از راہ نوازش سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ رجون ۱۹۷۱ء کو بمقام ربوہ عزیزہ لیڈی ڈاکٹر فرحت ناہید بنت آغا محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم آف نواں شاہ کے ساتھ بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا عزیزم ڈاکٹر نصیر محمود راجہ حضرت صوفی محمد علی صاحب رفیعے از ۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مکرم صوفی محمد رفیع صاحب رضحابی سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن کے پوتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (معز الدین راجہ ریٹائرڈ مختار کار احمدیہ منزل میرپور خاص)

درخواست دعا

خاکسار کا بھائی جو کہ گورنمنٹ کالج کوٹلی آزاد کشمیر میں زیر تعلیم ہے کھیلتے ہوئے اس کا بایاں بازو ٹوٹ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو کافی تکلیف ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرماوے (ایم لطیف تاج کراچی والے)

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

اطلاع

جن محلہ جات میں سوئی گیس کی پائپ لائن بچھائی جا چکی ہے اور جن احباب نے ابھی تک سوئی گیس نہیں لگوائی اور وہ گیس لگوانا چاہتے ہوں۔ وہ فوری طور پر سادہ کاغذ پر سیلز منیجر کے نام پر درخواستیں ارسال فرمادیں تا کہ گیس لگوانے کا بندوبست کیا جا سکے نیز جن محلہ جات میں ابھی تک سوئی گیس نہیں گئی وہ بھی سادہ کاغذ پر درخواستیں ہم کو ارسال فرمادیں میسرز سوئی گیس کنٹریکٹر محمد اسمٰعیل اینڈ کمپنی شمع ٹریڈرز رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو بحیثیت قوم ضرور ترقی حاصل ہوتی ہے

بے شک انفرادی طور پر تکالیف آتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اجتماعی لحاظ سے وہ بہرحال کامیاب ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۠ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"فرماتا ہے۔ اللہ مومنوں کا دوست اور مددگار ہے۔ اور وہ ایمان لانے والوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لاتا ہے۔ عربی زبان کے محاورہ میں کامیابی کی طرف لے جانے کو ظلمت سے نور کی طرف لے جانے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ کامیابی جسمانی ہو یا روحانی۔ پس اس سے مراد مومنوں کی جماعت کو ہر قسم کی روحانی اور جسمانی کامیابیوں کی طرف لے جانا اور انہیں ہر قسم کی ناکامیوں اور تکالیف سے نجات دلاتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ یہاں طاغوت سے مراد وہ لوگ ہیں جو شیطان کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو اس تھوڑی بہت ہدایت سے بھی جس پر وہ قائم ہوتے ہیں دُور پھینک دیتے ہیں۔ یہ مت خیال کرو کہ کفار میں نور کہاں سے آیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اس وقت ابوجہل ایسا بُرا نہیں تھا جیسا کہ اس وقت تھا جب کہ وہ مارا گیا۔ بات یہ ہے کہ صداقت کے انکار سے انسان کے قلب پر زنگ لگ جاتا ہے اور ہوتے ہوتے وہ تھوڑا بہت نور جو اس کے دل میں ہوتا ہے وہ بھی جاتا رہتا ہے۔

یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ میں خدا تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ بحیثیت قوم ترقی کی طرف لے جاتا ہے مگر چونکہ دُنیا میں انسان کو قدم قدم پر مشکلات پیش آتی رہتی ہیں جن کو دیکھ کر بعض لوگوں کو دھوکا لگ جاتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی کامیابی کا وعدہ کیا ہے تو پھر انہیں مشکلات کیوں پیش آتی ہیں اس لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ وعدے قومی طور پر کئے گئے ہیں نہ کہ انفرادی طور پر۔ پس انفرادی تکالیف اور مشکلات کو اس وعدہ کے خلاف نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص مارا جاتا ہے لیکن اس کے مرنے سے قوم کو فائدہ پہنچتا ہے تو وہ مرتا نہیں بلکہ زندہ ہوتا ہے ورنہ ظاہری تکالیف کو دیکھا جائے تو حضرت امام حسین علیہ السلام بھی شہید کر دیئے گئے تھے۔ مگر وہ ناکام نہیں ہوئے بلکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور جس اصول کی خاطر انہوں نے قربانی پیش کی تھی وہ اصول آج بھی قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔ اسی طرح بعض انبیاء بھی شہید ہوئے۔ مثلاً حضرت یحیٰی علیہ السلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف لکھا ہے کہ وہ مارے گئے تھے۔ پس جب نبی بھی مارا جا سکتا ہے تو اور کون ہے جو اس قسم کی تکالیف سے محفوظ رہے۔ پس کسی فرد کا مارا جانا قوم کی ناکامی کی دلیل نہیں ہوتی۔ جیسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بے شک مارے گئے مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یزید کو کوئی بھی اچھا نہیں کہتا اور امام حسینؓ کی سب عزّت کرتے ہیں اور ان کا نام بڑے ادب اور احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے اور اُن کی بڑی تعظیم کی جاتی ہے۔

اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ اُوپر بتایا تھا کہ اسلام کے لئے جبر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی کے مقابلہ میں ممتاز ہو چکی ہے اور جنگ کا حکم تمہیں اس لئے دیا گیا ہے کہ دشمن تم پر حملہ کر رہا ہے۔ اب اس آیت میں بتایا کہ تمہارا انجام اچھا ہوگا اور تمہارے مخالفوں کا بُرا۔ خدا تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے گا اور تمہارے دشمنوں کو ایسی تباہیوں سے دوچار کرے گا جن سے وہ ہمیشہ غیظ و غضب کی آگ میں جلتے رہیں گے اور اپنے چاروں طرف دوزخ ہی دوزخ پائیں گے جس سے نکلنے کا انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آئے گا۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ ص۵۸۸ تا ۵۹۰)

درخواست دُعا

میرے بڑے لڑکے کرامت اللہ کو پنڈلی پر زہریلا پھوڑا نکلا ہے جس کا آپریشن ہوا ہے پھر بھی شدید درد ہے شاید دوسرا اپریشن کرانا پڑے۔ احباب سے اس کی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

(سردار رحمت اللہ ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس کے متعلق امرائے جماعتہائے احمدیہ کی ذمہ داری

قبل ازیں الفضل کے ذریعہ اطلاع کی جا چکی ہے کہ امسال فضل عمر درس القرآن کلاس پانچ جولائی کو شروع ہوگی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ زیادہ سے زیادہ جماعتوں کے نمائندے اس کلاس میں شریک ہوں۔ حضور نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر امرائے اضلاع کی ذمہ داری قرار دی تھی کہ وہ اس کلاس میں باقاعدہ سکیم کے ماتحت اپنے اپنے حلقوں کی جماعتوں کے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوائیں۔ بڑی شہری جماعتوں کے متعلق حضور نے خصوصیت سے فرمایا تھا کہ وہاں سے ایک دو نمائندے آنے کافی نہیں ہیں۔ وہاں سے تو ہر محلہ سے ایک دو نمائندے آنے چاہئیں۔

امراء کرام اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ حضور انور کے منشاء کو پُورا کرنے کے لئے اپنے حلقوں سے زیادہ سے زیادہ موزوں نمائندے بھجوانے کی پوری جدوجہد فرمائیں۔

حضور نے اس سال کی کلاس کے لئے حسب ذیل نصاب منظور فرمایا ہے۔

۱۔ قرآن مجید	پانچ پارے (۲۱ تا ۲۵ سیپارے)
۲۔ حدیث	حدیقۃ الصالحین (حدیث نمبر ۴۷۸ تا ۶۱۱)
۳۔ علم کلام	۱۔ رسالہ الوصیت
	۲۔ ازالہ اوہام حصہ اول
۴۔ صرف و نحو	خلاصۃ النحو حصہ دوم
عربی اسباق	دس نئے اسباق اور بیس نئے جملے
۵۔ دینی مسائل پر علماء سلسلہ کی تقاریر	اٹھارہ تقاریر

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

تعلیم القرآن)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اجتماعی وقار عمل

امسال لائحہ عمل میں خاص طور پر یہ پروگرام رکھا گیا تھا کہ مجالس کم از کم تین مثالی رنگ کے وقار عمل اپنے ہاں منائیں۔ اس کی تعمیل میں مجلس کراچی نے وقار عمل منایا۔ جس کی مختصر رپورٹ درج ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا یہ اجتماعی وقار عمل مورخہ ۲۳ ہجرت (مئی) کو ½۱۰ بجے صبح سے شروع ہو کر دوپہر ۱۲ بجے تک جاری رہا۔ اس میں ۹ حلقہ جات کے ۸۰ خدام نے شمولیت کی۔ تمام خدام کو احمدیہ ہال میں جمع کیا گیا پھر چار گروپوں میں مقام وقار عمل کی طرف لے جایا گیا۔

مجلس نے کدالوں۔ تگاریوں اور گینتیوں کا اہتمام قبل از وقت کیا خدا کے فضل سے اس موقعہ پر خدام نے پُرجوش انداز میں کام سرانجام دیا۔ اس وقار عمل میں

(۱) ۸۰ گز لمبی ½۱ گز چوڑی کچی سڑک کی تعمیر کی گئی (۲) ۵۰۰ مربع گز زمین کو ہموار کیا گیا۔ اور گڑھوں کو پُر کیا۔ (۳) ۵۰۰ مربع گز جگہ کو گندگی سے پاک کیا گیا۔

آخر میں قائد صاحب کراچی نے خطاب فرمایا اور خدام کے کام کو سراہا۔ دعا کے بعد یہ وقار عمل اختتام پذیر ہوا۔

(مبارک احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا عزیز شبیر احمد ناصر متعلم جماعت ہشتم ۳ر جون بروز جمعرات سے لاپتہ ہے اس کا حلیہ یہ ہے عمر ۱۳ سال رنگ گورا پاؤں میں ہوائی چپل۔ سر سے ننگا ایک ہی رنگ کی سلوار اور قمیض پہنے ہوئے ہے۔ لائل پور سرگودہا اور راولپنڈی کے دوست خاص طور پر خیال رکھیں اگر کہیں نظر آئے تو اسے روک لیں اور مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے اطلاع دیکر شکریہ کا موقع دیں۔ (سید عبدالسلام معلم وقف جدید

دفتر وقف جدید ربوہ)

۹۹۶۹